بعون الملک الوہاب

کتاب عجیب و غریب حالات ماضیہ ہند

موسوم بہ

Checked 1975

تاریخ ترک ہند

مصنفہ منشی دیبی پرشاد صاحب کایستھ نائب سررشتہ دار
محکمہ اپیل راج جودھپور

مطبع رضوی دہلی میں سید میر حسن کی اہتمام سے چھپی

٩٠٤٥٠١
Checked
ف ٥

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہہ چند اوراق کہ جنکا ترجمہ سنسکرت سے اردو مین کیا
جاتا ہے مجکو پنڈت گنگا سہای جی اہلکار ریاست بوندی کے پاس سے ملی تھی
اور اسبات کا علم کہ یہہ ورق کس کتاب کے ہین اور اسکا اور اسکی بنانیوالیکا کیا نام
ہے خود پنڈت جی کو نہین تھا وہ صرف اتنا جانتے تھے کہ یہہ ورق کالندکا پرکاش
نامی ایک سنسکرت کی کتاب کی شرح سے کچھہ تعلق رکھتی ہین سو یہہ خود انہین
اوراق سے معلوم ہوتا ہے بلکہ انہین اتنا اور بھی لکھا ہے کہ کالندکا پرکاش کا
مصنف سناتھہ سکہہ شیو پرشاد ہے اور اسکی اگھوادر برہد یعنی چھوٹی اور بڑی دو
شرحین بھی ہین جنکا حوالہ اکثر ان اوراق مین آیا ہے مگر چونکہ ابھی وہ
دونو شرحین معہ اصل کے ہمارے دیکھنے مین نہین آئی ہین اسلئے ہم انکی
نسبت کوئی رای نہین دیسکتے ہین -

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کالندکا پرکاش یا تو کوئی تاریخ کی کتاب ہی یا اُسمین
کوئی موقع تاریخی حالات بیان کرنیکا آپڑا ہی جسکی شرح ان اوراق مین ایسی
تحقیق اور تدقیق کیساتھہ کی گئی ہی کہ جس سے مصنف کی علمی لیاقت اور
تاریخی معلومات ثابت ہوتی ہی اور سنہ مہابھارت کی بعد سی حال کے زمانہ
تک کا احوال گو وہ کتنا ہی مختصر ہو مگر ایسا سلسلہ وار اور ٹھیک ٹھیک لکھا
ہی کہ اُس سے نہ صرف راجون کا ہی حال معلوم ہوتا ہی بلکہ بڑی بڑے رشیون
اچاریون اور نامی گرامی سنسکرت کی مصنفون کا احوال معہ سنہ اور سال
کے پایہ تحقیق کو پہونچتا ہی اور زیادہ تر کوشش اسبات کی ہی کہ اوسنے اس تمام
مدت کی حالات کچھ آزادانہ تحقیقات کی ساتھہ لکھا ہے اور زمانہ تقویم کیا ہے
اُسکی دلائل بھی ایسے بیان کئی ہین کہ جو خاص ہمارے ہی شاستر سے حاصل
ہو سکتی ہین اور جو بعض موقع پر انگریزی محققون کی تقلید کی گئی ہی وہ بھی ایسی ہے کہ
اگر کوئی تعصب کو چھوڑکر تحقیق کرے تو اوسکی بنیاد کچھہ نہ کچھہ شاستر مین
نکل ہی آویگی جیسے نند اور سکندر چندرگپت اور سیلوکس کا ہمعصر ہونا جو انسے

بموجب قول انگریزی محققون کی تسلیم کیا ہے اوسکی دلیل بھی شاستر سے نکلسکتی ہے چنانچہ شاستر مین لکھا ہی کہ نند کے بعد چندر گپت اور چندر گپت کی بعد اشوک ہوا جو ایک بڑا زبردست اور اقبالمند راجا ہندوستان کا تھا اُسکی وقت کے بہت سے کتبے ابتک ہندوستان کے متفرق مقامات مین موجود ہین از انجملہ گرنار کی کتبہ مین جو پانچ یونانی راجون کی نام لکھے ہین اُنمین انٹی اوکس کا بھی نام ہی جو سلیوکس کا جانشین تھا اور سلیوکس سکندر کا جانشین تھا پس اس حساب سے اشوک انٹی اوکس کا اور چندر گپت سلیوکس کا اور نند سکندر کا معاصر بخوبی ہو سکتا ہے -

ہماری بہت سے ہموطن جنکی دل اور دماغ مین ابتک پُرانی خیالات کا اثر موجود ہی اور جو خیالی وضعی قصّہ کہانیون اور ہزارون لاکھون برس سے منسوب کی ہوئی حکایتون کو زیادہ پسند کرتے ہین اس قسم کی محقق اور معتبر باتون کو بہت کم مانتی ہین حالانکہ بہت قدیم کتابون کی رُو سے کہ جنکا حکم ناطق مانا جاتا ہی ان عجیب و غریب قصّون اور ہزارون

لاکھون برس کی عمر کا کچھ ثبوت نہین ملتا ہی چنانچہ منوسمرتی مین لکھا
ہی کہ ست جگ چار ہزار آٹھہ سو برس کا اور ترتیا تین ہزار چھہ سو کا
دواپر دو ہزار چار سو کا اور کلجگ ایکہزار دو سو برس کا ہوتا ہے۔
اس سے بڑہ کر اور بہت پختہ سند یہ ہے کہ بیدون مین جو پرانون
اور سمرتیون کی بہ نسبت نہایت پرانی ہین سو ہی برس کی عمر کا ذکر
پایا جاتا ہے چنانچہ رگ وید کی پہلی اشٹک مین جو دعائین ہین
اون مین سو برس کی عمر اور سو جاڑون کی جینی کی استدعا کیگئی ہی
تعجب ہے کہ ہمارے ہم کفو لوگ ایسی ایسے دلائل کے ہوتی ہوئے
بھی پرانون کی روایتون کو مانتی ہین اور اونکو سچا کرنیکے لئے بد در
سمرتیون کو دیوتا برس بتاتی ہین حالانکہ اون مین برسون کے ساتھ
دیوتا کا لفظ نہین لکھا ہے۔
اور جبکہ دہرم شاستر کے ساری حکم احکام اور آچار بیوہار آدمیون کے
لکھے ہین تو اون کے حساب کتاب کے لئے دیوتون کے برس گھڑنے کی کون

ضرورت تھی جیسے منوسمرتی کے شارح نے خواہ مخواہ بشنوپوران کا حوالہ دیکر اون برسون کو دیب کردیا ہی اور سمرتی پر پورانون کو ترجیح دیکر اولٹا پانی چڑہایا ہے -

ایک دیب برس تین سو ساٹھہ برس کا مانا گیا ہی اور اس طرح پوران والون نے بارہ ہزار برس تذکرہ منوسمرتی کے ۴۳ لاکھہ بیس ہزار برس کردیئے ہین اور اون کا حساب یون لکھا ہے -

ست جگ سترہ لاکھہ اٹھائیس ہزار برس کا -

ترتیا جگ بارہ لاکھہ چھیانوے ہزار برس کا -

دواپر جگ آٹھہ لاکھہ چونسٹھہ ہزار برس کا -

کلجگ چار لاکھہ بتیس ہزار برس کا -

میزان تینتالیس لاکھہ بیس ہزار برس -

ازانجملہ اتبک کہ سمت ۱۹۳۳ ہین تین جگ اور کلجگ کے ۴۹۷۷ برس گزرے ہین کہتے ہین کہ کلجگ کا شروع ۱۶ اور راجہ جدہشتر کا جلوس

ساتھہ سانحہ واقع ہوا مگر جدہشٹر کا سمت کلجگ کے ۳۰۴۴ برس
تک چلا بعدہ بکرم کا شک شروع ہوا۔

افسوس ہے کہ مصنف نے اپنے خیال کو اُس زمانہ کی تحقیقات پر رجوع
نہین کیا کہ جو ابتدا ہی آفرینش سے مہابھارت تک ہے اگرچہ وہ مسلمانون
اور انگریزون پر اُنکے دُنیا کی پیدایش کو چھہ ہزار برس کی مُدت تعین
کرنیکا اعتراض کرتا ہی کاش اگر وہ اپنی ہمت اور علمی استعداد کو اسطرف
مصروف کرتا تو اُس زمانہ کی بھی بہت سے مسلسل تاریخی حالات مل سکتی تھے
اور مین یقین کرتا ہون کہ جو اب بھی مثل اُسکی ہندوستان کے فاضل اور محقق
لوگ عقل حساب اور تحقیقات کو کام مین لاکر یہان کی پورانی تواریخ
کا سلسلہ قدیم کتب سے پیدا کرین تو ممکن ہی کہ ایسے ایسی بلکہ اس سے بھی
اچھے اچھی بہت سی کتابین بن سکین گی۔

چونکہ اس قسم کی تصنیفات کا سلسلہ سنسکرت زبان مین تازہ ہی جاری ہوا
ہی اور ابھی اسکو چندان ترقی نہین ہوئی اسواسطے اس کتاب کی غلطیو نیز نکتہ چینی

کرنا مناسب نہین سمجھی جاتی ہان پُرانی خیالات والونکا تو یہہ بگڑا
نہین جاسکتا وہ جاہی سو کہین مگر انصاف یہہ ہے کہ اس کتاب کی مصنف نے
بڑا ہی کام کیا ہی سب مورخونکو اُسکا ممنون ہونا چاہئی اور اس قسم کی تحقیقات
مین اُنکی پیروی کرنا چاہئی کیونکہ اس ترجمہ سی ہماری ایک غرض یہہ بھی ہی کہ
اُسکی خیالات کا عام شہرہ ہوجاے اور منصف مزاج لوگ اُنکی داد دین -

یہہ ترجمہ حتی الوسع بہت صحیح کیا گیا ہی ٹونک مین رام کرن اور منالال دو
ہی بڑی پنڈت ہین سنسکرت کی علمیت اور زباندانی کا خاتمہ یہان اِن
دونو پرہی ہی مینے اس ترجمہ مین دونوہی سی مدد لی ترجمہ تو منالال جی
سی کرایا اور اسکی صحت و نظر ثانی مین رام کرن جی کو شریک کیا اور پہر
بھی جو کوئی غلطی رہگئی ہو تو ناظرین سی امید ہے کہ اسکو درست کردین -

اس کتاب کی طرز سی ایسا پایا جاتا ہی کہ اسکا مصنف دکن کا رہنے والا ہی یہہ
بات تو سمت کیجگہہ سالباہن کا شاک لکہنی سے اور دوسرے ستارہ والونکا
نسبت یہہ درج کرنے سی ثابت ہوتی ہے -

بڑی بڑی واقعات کا زمانہ راجہ پرکچیت کی پیدایش اور مہابھارت کی لڑائی کے

فارسیون کی پہلی چڑہائی ۔ ۹۰۰ برس بعد متر گپت کی تخت نشینی ۱۲۳۶ برس بعد
نند کی تخت نشینی ۔ ۱۶۰۰ برس بعد چندرگپت کے خاندان کا خاتمہ اور شنگ
نند کا انتقال ۔ ۱۸۰۰ برس بعد ۱۳۴۹ برس بعد راجونکا ظہور
نوندون کا خاتمہ اور چندرگپت کی تخت نشینی کنو بنسی راجونکا ظہور ۱۴۶۱ برس بعد
کی تخت نشینی ۔ ۱۲۱۲ برس بعد بکرم ۔ ۱۴۸۰ برس بعد

	زمانہ اس کتاب کی تصنیف ہونی تک
۳۳۰۰ برس بعد	پرکچیت کی پیدائش اور مہابھارت کی لڑائی اور تصنیف کو
۳۲۰۰	بیاس جی اور بیدونکی حصونکی ترتیب اور جیمنی ویاگ ولک وغیرہ کو
	بدہ اوتار کو ۔
۲۰۶۳	پراسر تنتر وغیرہ کی تصنیف کو ۔
۲۲۵۰	بروتک سدہانت کی تصنیف کو ۔
	نندراجا کو ۔
۳۲۰۰	پانینی کاتیاین بیاڑی مصنفان بیاکرن کو ۔
۲۱۷۵	چندرگپت کو ۔
۱۹۰۷	بکرم کے جلوس کو ۔

	واقعات بعد سمت بکرم
۱۳۵	سالباہن کا سک ۔
۳۲۵	کنو بنسی راجون کا خاتمہ ۔
۳۲۶۰	اندہر بنسی راجون کا ظہور ۔
۷۸۶	اندہر بنسی راجون کا خاتمہ ۔
۱۷۸۵	سات ابھیر اور یون وگرند وغیرہ جنکی مدت ۹۹۹ برس ہے ۔
۱۷۸۶	ہونون کا ظہور ۔
۲۰۹۶	ہونون کا خاتمہ ۔
۲۱۹۲ تک	بہوت نند وغیرہ راجا ۔

واقعات بقید شک سالباہن

تشریح واقعات	سک	مطابق سمت بکرم	مطابق سنہ عیسوی
ببھی پور کے راجوں کا ظہور	۶۶	۲۰۱	۱۴۴
ببھی پور کے راجوں کا خاتمہ	۴۲۶	۵۶۱	۵۱۴
تصنیف کتاب پنچ سدہانتکا	۴۲۷	۵۶۲	۵۱۵
برمہہ گپت	۴۷۲	۶۰۷	۵۵۰
براہ مہر	۴۷۷	۶۱۲	۵۵۵
چاورا راجوں کا ظہور	۶۶۸	۸۰۱	۷۴۴
بہٹ اوتپل	۷۱۲	۸۴۷	۷۹۰
منجال	۷۷۲	۹۰۷	۸۵۰
سویت اوتپل	۸۴۷	۹۸۲	۹۱۹
سولنکہیوں کا عمل گجرات اور مالوہ مین	۸۵۲	۹۸۸	۹۳۱
انند پال نے محمود سے شکست کھائی	۹۳۰	۱۰۶۵	۱۰۰۸
محمود مرا	۹۵۲	۱۰۸۷	۱۰۳۰
تاریخ تصنیف سرب سدہانت سرومنی	۱۰۳۶	۱۱۷۱	۱۱۱۴
پیدائش رامانج سوامی	۱۰۳۹	۱۱۷۴	۱۱۱۷
راجہ ہرشچندر مالوہ والہ کا کتبہ	۰	۱۲۳۵	۱۱۷۸
بہٹ بہاسکر اور کلیان چندر ہوا	۱۱۰۱	۱۲۳۶	۱۱۷۹
پرتھی راج مقتول اور قطب الدین بادشاہ	۱۱۱۷	۱۲۵۲	۱۱۹۵
بختیار نے بنگالہ فتح کیا	۱۱۲۱	۱۲۵۶	۱۱۹۹
محمد غوری مرا	۱۱۲۸	۱۲۶۳	۱۲۰۶
ارجن راجہ مالوہ کا کتبہ	۰	۱۲۶۷	۱۲۱۰
قطب الدین مرا	۱۱۳۳	۱۲۶۸	۱۲۱۱

سنکر سوامی نی بادی ہوا چاریہ کو سناسی کیا	۱۱۵۰	۱۲۸۵	۱۲۲۸
سولنکھیون کا خاتمہ گجرات مین	۱۱۵۰	۱۲۸۵	۱۲۲۸
نظیر الدین مرا	۱۱۸۸	۱۳۲۳	۱۲۶۶
بلبن مرا	۱۲۰۸	۱۳۴۳	۱۲۸۶
ظہور سلطنت بیجے نگر	۱۲۱۶	۱۳۵۱	۱۲۹۴
علاؤ الدین بادشاہ ہوا	۱۲۱۸	۱۳۵۳	۱۲۹۶
علاؤ الدین چتور پر چڑھا اور پدمنی رانی ستی ہوئی	۱۲۲۶	۱۳۶۱	۱۳۲۵
علاؤ الدین مرا	۱۲۳۸	۱۳۷۳	۱۳۵۱
محمد تغلق کا جلوس	۱۲۴۷	۱۳۸۲	۱۴۰۸
محمد تغلق مرا	۱۲۷۳	۱۴۰۸	۱۴۰۱
فیروز تغلق مرا	۱۳۳۰	۱۴۶۵	۱۴۰۸
امیر تیمور ہند مین آیا	۱۳۲۳	۱۴۵۸	۱۴۰۱
خضر خان نے دلی فتح کی۔	۱۳۳۶	۱۴۷۱	۱۴۱۴
لودہیون کی سلطنت	۱۳۷۲	۱۵۰۷	۱۴۵۰
مغلون کی سلطنت	۱۴۴۸	۱۵۸۳	۱۵۲۶
اکبر کا جلوس	۱۴۷۸	۱۶۱۳	۱۵۵۶
جہانگیر کا جلوس	۱۵۲۷	۱۶۶۲	۱۶۰۵
شاہجہان کا جلوس	۱۵۴۹	۱۶۸۴	۱۶۲۷
اورنگ زیب عالمگیر کا جلوس	۱۵۸۰	۱۷۱۵	۱۶۵۸
عالمگیر مرا	۱۶۲۹	۱۷۶۴	۱۷۰۷
محمد شاہ مرا	۱۶۷۰	۱۸۰۵	۱۷۴۸
مغلون کا خاتمہ اور مرہٹون کی شکست	۱۶۸۲	۱۸۱۷	۱۷۶۰
ساہو جی مرا	۱۶۷۱	۱۸۰۶	۱۷۴۹
رام راجا مرا	۱۷۱۱	۱۸۴۶	۱۷۸۹
ساہو مہاراج مرا	۱۷۳۵	۱۸۷۰	۱۸۱۳

پرتاب سنگھ کو انگریزون نے معزول کیا	۱۷۶۱	۱۸۹۶	۱۸۳۹
انگریزون کی آمد	۰	۱۶۵۷	۱۶۰۰
بالاجی پیشوا مرا	۱۶۷۳	۱۸۰۸	۱۷۵۱
رگناتھ راؤ مرا	۱۷۰۶	۱۸۴۱	۱۷۸۴
مادہو راؤ مرا	۱۷۱۸	۱۸۵۳	۱۷۹۶
باجی راؤ انگریزون سے لڑا	۱۷۳۹	۱۸۷۴	۱۸۱۷
باجی راؤ پکڑا گیا	۱۷۴۰	۱۸۷۵	۱۸۱۸
پنجاب مین انگریزون کا عمل ہوا	۱۷۶۹	۱۹۰۴	۱۸۴۷
ختم کتاب	۱۷۷۲	۱۹۰۷	۱۸۵۰

آغاز کتاب

جو راجے مہاراجے کہ اگلی زمانے مین ہو گزرے ہین انکا ٹھیک ٹھیک حال اگلے پنڈتون نے بیان نہین کیا ہی اور جو حال کہ بقید زمان و مکان لکھا جاتا ہی اسکو آج لوگ تواریخ کہتی ہین پس یہ تواریخ بھی نیت شاستر کا ایک جزو ہی اور ملک و زمانہ کا حال معلوم کرنیکے لیے مفید اور کارآمد ہے - اس کار کا کشتیر یعنی ہندوستان کی قدیمی کتابون مین سی صرف مہابھارت ہی ایک ایسی کتاب ہے جس سے کچھ ٹھیک ٹھیک حال معلوم ہوتا ہی اور اس سے بعد کا احوال ظاہر کرنیکے لیے کہین کہین نہ سب جگہ کوئی کوئی پربندھ ہین اور از انجملہ کچھ یونون کی تاریخین ہی ہین اور کتنون کا نام ہی معلوم نہین ہے

۱ یونون یونانیون مسلمانون اور انگریزون سے مراد ہے ॥

پوتون کی بنائی ہوئی کتابین جنمین اُنہون نی اپنی ہی ولایت کی راجون کا
احوال قلمبند کیا ہی تین ہزار برس کے اندر اندر کی بنائی ہوئی ہین اور اُس سے
آگی کے احوال کیلیئے اُنہون نے اپنی قیاس اور تخمینہ سی بہت تھوڑا زمانہ ٹھہرایا ہے
کیونکہ وہ دنیا کی پیدایش کا زمانہ کل چھہ ہزار برس کے قریب تعین کرتے ہین
اس سے ایسا جانا جاتا ہی کہ وہ منو کی پرے اور اُس سے پہلے اور پیچھے کا حال اچھی طرح
پر نہین جانسکتے تھی کیونکہ جو حال اُنہون نے بیان کیا ہی وہ منو کی پرے سے بہت
بعد کا ہی اور نیز وے جو خاندان منو کی مشہور سورج بنسی اور چندر بنسی ہُوے جو نہ
تسنذکرہ مہابھارت کی عمر سو سو برس کی فرض کرکی منو کی پرے کی ایک ٹھیک ایسی
مدت قائم کرتی ہین سو قابل اعتماد نہین کیونکہ خود اونکی کتاب مین اُس شخص
کی عمر جسکو اُنہون نی آدم مانا ہی نوسو برس سے زیادہ لکھی ہی اُس سے اونکی
ہی بات مین فرق پڑتا ہے —

پس دونو طرح سی بہت پُرانا حال کہنا نہایت مشکل ہے اور ہم اب کچھہ
اگلا احوال بشنو پران وغیرہ کی بموجب بیان کرتے ہین جنمین لکھا ہی کہ

پانڈون کی بعد مگدہ دیس مین جراسندکی بیٹے سہدیو سی لیکر ریونجی تک بائیس راجہ ہوئی اور ریونجے کی بعد اُسکے وزیر پردیوتن کا بیٹا مگدہ دیس کا راجا ہوا اُسوقت تک پانڈونکی نسل کے تھوڑی ہی راجا ہوئی تھے چنانچہ برہد کتھا مین لکھا ہی کہ پریچیت راجا کے چوتھی جانشین اودین نام نی پردیوتن کی بیٹی پدماوتی سے شادی کی تھی۔

لادن لیکنے کہا ہی کہ پردیوتن کی نسل کے پانچ راجی ہوئے جنہون نے ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس راج کیا۔ اُنکی بعد دس راجا سسوناک کی نسل کے ہوئی اور اُنہون نے تین سو باٹھہ ۳۶۲ برس راج کیا اُنمین سب سے پچھلا راجا مہانندی تھا اُسکی بیٹے نند نے اٹھاسی برس تک حکمرانی کی اُسکے آٹھہ بیٹے تھے جنکو معہ اُسکے نو نند کہتی ہین ان سب نے ایکسو بارہ ۱۱۲ برس مگدہ دیس کا راج کیا۔

جراسندہ کے بیٹے سہدیو کے جلوس سے لیکر نو نندکی خاتمہ تک حساب کرنیسی ایکہزار برس ہوئے اور جو سکھدیو جی نے بھاگوت

کے نوین سکندہ مین کہا ہے -

यत्र एतेवाहे दुष्याभूपाभाव्याः साहस्त्रवत्सरे

کہ برہدرتھ کے خاندان کے راجا ہزار برس تک ہونگی سو بہت
برسون کیلئے کہا ہی کیونکہ سپت رشی ایک ایک نچھتر پر سو سو برس
رہتے ہین جیسا کہ سکہدیوجی نے راجا پریچہت سی فرمایا تھا -

तेत्वदीये द्विजाः कालेऽधुना चाश्रिता मघा

यदा मघाभ्यो यास्यंति पूर्वाषाढां महर्षयः

तदा नंदात्प्रभृत्येष कलिर्वृद्धिं गमिष्यति

आरभ्य भवतो जन्म यावन्नंदाभिषेचनं

एतद्वर्षसहस्रं तु शतं पंचदशोत्तरं

اب تیری راج مین سپت رشی مگہا نچھتر پر ہین اور جب یہہ پورباشاڑ
مین گئے تو نند راجا ہوگا اور اُسکے راج سی کلجگ کو ترقی ہوگی -
اس پیشین گوئی کی انتہا گیارہ نچھتر تک ہے اور اسیطرح اُنہون نے

ہ برہدرتھ جراسندکا باپ تھا ۔ یعنی ہزار برس کا لفظ کہا بہت برسون پر دلالت کرتا ہی نہ ایک ہی ہزار برس پر

پھر دوسرے اشلوک ہین کہ جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ تیرے پیدا ہونیکی زمانے سے نند کی تخت پر بیٹھنے تک گیارہ سو پندرہ برس گذرین گئے گیارہ سو پندرہ برس کا زمانہ تبایا ہے -

ان باتون سی جانا چاہیئے کہ چار سو برس کی اندر مگدہ کے بیس راجا ہو گئے اور پانڈونبس کے چار ہی ہوئی جبکہ پر دوتن کی لڑکی اودین نے بیاہی جیسا کہ برہد کتہا مین لکھا ہی اور یہہ ہی بات ملتی بھی ہی کیونکہ جو دس راجے سسوناگ بنس کے بیان کئے گئی ہین انکی لئے یوروپی پنڈت کہتی ہین کہ تاتاری یعنی ہون ولیس سی آکر مگدہ دیش مین قابض ہو گئی تھے مگر یہہ بات قابل غور ہے کہ سسوناگ بنسی راجون کی زمانہ مین ہند کی راج سے دو سو برس پہلی فارس کا بادشاہ دارا ہندوستان فتح کرنیکو آیا تھا اور کہتی ہین کہ یہہ پہلی چڑھائی مہیچہہ ولیس کے پچہہ راجون کی تھی - اس سے پہلے جو کال یون نند کے اوپر آیا تھا اُسکی مہم کا پہلے ہندون مین ہونی سے یہہ جانا

کہ یہہ پرنند اُس سے بھی بہت پیچھے کے بنے ہوئے ہین ورنہ ممکن تھا کہ ہین
گروڑ پچھون کے مالک ور تمام دنیا کے راجا کا نام بھی انھین ہوتا -

بودھہ کا مذہب بھی اونہین راجون کے زمانہ مین ظاہر ہوا ہی کیونکہ بد
گیا مین جو ایک پورانا سنگین کتبہ کا ہی اُس سے جانا جاتا ہے کہ بدہا او تا
کو اتبک اٹھائیس سو ترسٹھہ برس گزری ہین - یہہ زمانہ بہت صحیح
معلوم ہوتا ہی اور گوتم وغیرہ جو بودھہ ہو گئے ہین اور انکا ذکر پدم پوران
مین ہی وہ بھی اسی وقت مین ہوے تھے -

یوروپ والون نے تحقیق کیا ہے کہ نند اور سکندر دونو ایک ہی زمانہ مین
ہوئے ہین جیسا کہ سکندر کی تاریخ مین لکھا ہی اور سکندر بکرم سے پونے
تین سو برس پیشتر ہوا ہی یہہ بات سب تاریخون مین لکھی ہی اور اس حساب
سے نند راجا کے عہد کو آجتک بائیس سو برس گزرتے ہین جب سکندر
پیدا ہوا تھا تو نند بوڑھا ہو گیا تھا سکندر ۳۳ برس کی عمر مین
مرا اور نند اس سے تھوڑے عرصہ کے بعد -

سہ یعنی سمت ۱۹۰ تک ۱۲

ان روایتوں سے یہہ تحقیق ہوتا ہی کہ پریکیت راجا کی وقت سے
اب تک کل تین ہزار تین سو برس گزرے ہین اس حساب کی تصدیق
سپت رشی کے چار سے بھی ہو سکتی ہے اور جو یہہ مانا جاتا ہی کہ اب تک
کلجگ کے پچاس کم پانچہزار برس منقضی ہوے ہین تو اسمین سپت رشی
کا ایک چکر گزرنیمین بھی فرق پڑتا ہی اور دوسرے چکر مین بھی۔
اسیطرح بیاس جی کی مہابھارت بنانی اور بید کے منترون کو ترتیب
دیکر انکے چار حصہ کرنیکا زمانہ بھی وہی زمانہ قبول کیا جاسکتا ہے اور
یاگ بلک جیمین وغیرہ بھی اسی زمانہ مین ہوئے ہین۔ پانتی
کا تیاین بیاڑی جنہون نی بیاکرن بنائے ہین نند کی راج مین ہوئی
ہین اور جو کالاپ بیاکرن ہی اسکو سکندر نے دکہن دیس مین
بعد سالباہن کے بنایا ہی مگر اندرادک بیاکرن پورانے ہین یہ
سب باتین برہد کتہا مین لکھی ہین پس اس مین کچہ شک نہین

* یعنی ۳۳۰۰ برس جیساکہ آجکل پترون مین لکھا جاتا ہی اور جوتش کے اکثر کتابون کی رو سے بھی کلجگ کی اسیقدر مدت معلوم ہوتی ہے اور سب پنڈت اسکو مانتی ہین ۱۲

کہ ترہنی کی پیدائش نند کی زمانہ مین ہی ہوئی ہی۔
رومک سدہانت کی تصنیف کا زمانہ نند کی راج سی کچھہ پہلے تھا
اور جو سدہانت سروسنی مین پچھم کیطرف رومک پر لکھا ہی وہ شہر
روم کے سوا اور دوسرا شہر معلوم نہین ہوتا سو وہ روم نگر ہی ہی
اسکی آبادی کو دو ہزار چھہ سو برس گزرے ہین مگر شہر چوبیس سو
برس ہین ایسے ہی رومک سدہانت کا زمانہ خیال کرنا چاہیئے
اور پراسر وغیرہ تنترون کا زمانہ ستائیس سو برس کا معلوم ہوتا ہے
اسکا ثبوت خود پراسر تنتر سے پایا جاتا ہی۔

عہ ترہنی شاید یا تنی کا تیاین بیاڑی سی مراد ہے ۱۲

श्री वस्त्री हूं न्दे चर सिषिषिर इत्या द्या नुनि
र्णाये पराशर तंत्र एवो क्तेः पतोन्न मूलाद्धू दूंई
तत् प्रवृत्तिः स्थि ताने नाश्लेषा द्धी द्द क्षिणाय
न प्रवृत्तिरासीतः अधुनातु आर्द्रा दितस्तदय
न प्रवृत्तिः अनयोरंतरंस्थूल मनेन ४५ पंचच
त्वारिंशदंशाः षष्टिहायनैरे कांशा मिनाय
नगतिरित्य नुपाते ने बोध्यं ॥

کاتیاین کا دوسرا نام بررچی تھا اور بررچی بکرم اور بھوج کے
زمانہ مین ہوا ہی وہ اور تھا برہد کتھا سے معلوم ہوتا ہی کہ اس کاتیاین
نے پانینی بیاکرن پر بارتک بنایا ہے ۔

باوچایین جو رشی مشہور ہین وہ دوسرا نام چانک کا تھا جس نے
نوننددون کو مارا اور بکرم سی دو سو اٹھہ برس پہلے چندرگپت کو مگدہ
کی راج سنگھاسن پر بٹھایا چندرگپت مُرا نام لونڈی سی نند کی خاندان
پیدا ہوا تھا اس وجہ سے اُسکی نسل کا لقب موری ہوا یہہ اُسکی
ہی (یعنی چانک بنائی ہوئی کتاب بہتہن میکا مین) لکھا ہی ۔

नंदं घ्नं चंद्रगुप्तार्व्यं तत्र राज्ये न्ययोजयत्
कीर्त्यंते सौ प्रबंधे   प्रभुचीनैर्यवनो बली
चक्रे सिल्यूकसंज्ञेन संधि यवनभूभुजा
पारसीकपतेस्तस्य सुतां परिणिनाय च
पंचग्रान्कारिणात्सम्मान्नत्यब्दवलिम

गृहीत सित्यक्तदंतो मेघा दस्वंन्द

गुप्ता निके बसत

یعنی اُس (چانک) نی اُس (نند) کے بھائی چندرگپت کو راج پر

قائم کیا یونون نے پورالنے پر بند وبین اس (چندرگپت) کو روپند

لکھا ہی اُسنے فارس کے بادشاہ سلوکس سی صلح کرکی اُسکی بیٹی باولی

اور ہر سال پچاس ہاتھی اُس سی خراج مین لیئے سلوکس کا ایلچی

میگھاکش چندرگپت کے پاس رہتا تھا۔

چندرگپت نی جو بیس برس راج کیا وہ بکرماجیت سے دو سو

چوالیس برس پہلے مرا تب اُسکا بیٹا مترگپت راجا ہوا چندرگپت

سمیت اس خاندان کی دس راجے ہوئی اور اُنہوں نے ایکسو

سینتیس برس راج کیا اُنکے بعد شُنگ نام کی دس راجے ہوئے

اُنکا راج ایکسو بارہ برس رہا پھر کنّون کا راج ہوا اُن مین

بکرماجیت چکر برتی (یعنی سب مین کا راجا) اوجین میں ہوا

اور جو برہنڈ لکھا ہی کہ بکرماجیت پاٹلی پتر (پٹنہ) مین ہوا سو
وہ بکرماجیت اور تھا کیونکہ جس بکرماجیت کا سک یعنی سمت چلا ہی
وہ تو اوجین مین ہی ہوا ہی اور یہہ شک اسکا اسدن سی چلا کہ اُس نے
سندہ ندی کی پچھم طرف رہنے والی سک لوگونپر فتح پائی تھی۔
کرتون کا راج تین سو پینتالیس برس تک رہا پہر سمت ۳۲۶ مین آندہرون
کا راج ہوا اور سمت ۸۳۱ تک رہا پہر سات آبھیر ہوئی دس گاردہوی
ہی سولہ کنک ہوئے آٹھہ یون ہوئی چودہ ترشک ہوئے اور وہان
گرنڈ ہوئی ان سب ۸۳ راجون نے نوسو ننانوی برس راج کیا۔
سمت ۱۸۳۰ اسی مونون کا راج لگا سو یہہ تین سو برس تک رہے گا
سمت ۲۱۸۰ مین کلکلا پوری مین بھوت نند وغیرہ راجا ہونگی جنکا راج
ایکسو چھہ برس تک رہیگا پہر سمت ۲۱۹۲ مین بالہیک وغیرہ راجا ہونگے
اُنکی بعد بسوس پھورج راجا ہوگا وہ مگدہہ دیس مین پلند وغیرہ
برنون کو بنا دے گا۔

بموجب مطابق ہوگیا کہ مسلمانون کا تسلط ہوا

یہہ باتین یونہ پرمندین بہی لکہی ہین اور خیال کیا جاتا ہی کہ انہون نے
بشنو پوران کی بموجب لکہا ہی اور جو یہہ مانا جای کہ یونون کے پرمند
اعتماد کی قابل نہین تو کلجگ کے ساڑہی چہہ سو برس گزرنے پر جیساکہ
راج ترنگنی مین لکہا ہی کیرو اور پانڈو ہوئے اس حساب سے نندراجا جو
سی مندیہ سو برس پہلے ہوا اور جو ہونیوالے راجا بشنو پوران مین
لکہے ہین وہ بکرم کی سات سو برس گزرنے پر ہو چکی مگر اسبات کا بشنو پران
اور یونون کی پرمند سے مطابق کرنا دشوار ہے اور یورپ والون کی
تحقیقات مین لکہا ہی کہ جب بکرم کو چار سو چہتیس برس ہوئے تب
اندہرونکا راج ختم ہوا اور بکرم کی چودہ سو پینتیسوین ۱۴۳۵ سال مین موہونن
کا راج لگا اور سمت ۱۵۰۳ تک رہا انکے بعد بہوت نند وغیرہ راجا ہوئی اور انکا
راج ایکسو چہہ برس رہا پہر سمت ۱۶۰۹ مین بالہیک وغیرہ راجا ہوئی۔
راجاولی مین جو دلّی کی راجا لکہی ہین انکی سلطنت کی برسونکو جوڑنے
سی تو یہہ ہی ثابت ہوتا ہی کہ کلجگ کے ابتک پانچہزار برس گزرے

اور جو بات اوپر لکھہ آئے ہین آس سی کم ہوتے ہین پس ان دونکا
مطابق کرنا بہت مشکل ہے ہان اگر یہہ پوچھا جاوے کہ آب اور آب سے
پہلے والی راجاونکی خاندانون کی پیدایش کیسی ہوئی ہے سو
بہوش پوران مین یہہ لکھا ہے ۔

दुषपिष्यंति यवनाः सहस्राब्दगते कलौ
तदारत्ता करिष्यंति यातकादत्रि यषेभ:

یعنی جبکہ کلجگ کے ہزار برس گزر جاوینگے تب یون لوگ مخلوق کو
بہت ستاوینگے او سوقت جگ مین پیدا ہونیوالے چہتری آسکی
رکشیا کرینگے اسکا مطلب ہے کہ جب کلجگ مین پیدا ہونے
والی ششوناگ بنسی راجون نے جنکو گذری ہوئی مدت تا ابھی آیا ہوا
بتلاتے ہین بدھ مت کو اختیار کرکے بید اور شاستر کے دھرم کو مٹایا
اور خلقت کو زبردستی دہرم اختیار کرنے پر مجبور کیا تب دنیا مین چار
دلوتنچ آدمیونکا روپ رکھکر آگ سی پیدا ہوئے انمین سی ایک کا نام پرمار

ایک کا چوہان ایک کا چولکیہ ایک کا پرہار رہا گیا ان چارون نے یون
اور بودہ متوالون کو مغلوب کیا اور ہمیشہ لوگون نے پرہار کو مالوہ کا
راج چوہان کو اجمیر کا چالکیہ عرف سولنکھی اور پرہار کو گجرات کا دیا
اور دلّی مین پوروبنس والی تنور راجون کا راج رہا مگدہ دیس مین
سوناک وغیرہ راجا حکمران تھی ان سب مین کتنی تو بید کی دہرم پر
قائم رہی اور کتنی بودہ مت کی پیرو ہوئے ۔

بکرم سی سو ۱۰۰ برس پہلی مگدہ مین آندہر جات کا سودرک نام راجا بڑا اقبالمند
ہوا یہہ بات اسکی ایک سنگین کتبہ سے معلوم ہوتی ہی جو ابھی ملا ہے
سورج بنس کا پہلا راجا سومتر بکرمادت سی تھوڑی ہی برسون پہلے
مرا تھا اسکے بعد اوجین مین بکرمادت پرمار بڑا چکربرتی راجا ہوا وہ بڑا
شیو تھا اسنے مہاکال لنگ کی استھاپنا کی چونکہ مہاکال لنگ کا ذکر
مہابھارت مین آیا ہی اسلیئے جانا جاتا ہی کہ مہاکال لنگ قدیم سی تھا مگر
درمیان مین یونن وغیرہ دشمنون نی بگاڑ ڈالا تھا بکرمادت نے پھر

اُسکو استھاپت کیا بکرم کے خاندان مین ہی بھوج ہوا ہی جو بکرم کی
گیارہوین صدی شک مین مہار کا راجا تھا اور یہہ جو ایک اشلوک مین
لکھا ہے -

धन्वंतरि क्षपणकाः मर सिंह शंकुवेता
लभघटकर्पर कालिदासाःख्यातो बराह
महिरो नृपते सभायां रत्नानि वै वररु
चिर्न वविक्रमस्य

کہ دہنونتری کشپنک امر سنگہ شنکو بتیال بھٹ گھٹ کرپر کالداس
براہ مہر اور بررچی نو پنڈت بکرم کی سبھا مین تھی اور یہہ اشلوک پورانا
ہے اصلی جانا جاتا ہی کہ کالداس دو ہوئے ایک وہ جسکا نام اس شلوک
مین آیا ہے اور دوسرا بھوج کا متوسل جسنے بہت سی کتابین تصنیف
کی ہین ایسے ہی بررچی تین ہوئی ہین ایک نند راجا کا وزیر
عرف کاتیاین دوسرا بکرم کا متوسل تیسرا بھوج کا ملازم اور براہمہر

بہی دو ہوئی ہین ایک تو بکرم کی سبہا مین تہا اور دوسرا اسنگہتا وغیرہ
کتابون کا بنانیوالا کیونکہ وہ اپنی ایک کتاب پنچ سدہانتکا مین لکہتا ہی

सप्ताश्विबेद संख्या शक कालम पास्या

चैत्र शुक्लादै

یعنی جو اس اہرگن کی بموجب ۴۲۷ سالباہن کی شک سی نکال دئی جاوین
تو اس کتاب کی بنانیکا وقت معلوم ہوتا ہی۔ اور سالباہن بکرماجیت
سے ۱۳۵ برس بعد ہوا ہی پس اس حساب سے یہہ براہ مہر بکرماجیت
سے ۵۶۲ برس بعد ہوا اسطرح سی دو براہ مہر کا پتا لگتا ہے۔
یورپ کے ایک پنڈت ہنٹن نام نی لکہا ہے کہ براہ مہر ۴۷۷ شک
مین ہوا ہی اور برہمہ گپت ۵۲۷ شک مین منجال ۷۷۲ شک مین
بہٹ اوتپل ۷۱۲ شک مین شیو اوتپل ۷۴۰ شک مین بہٹ بہاسکر
اور کلیان چندر ۱۰۱۱ شک مین ہوئے ہین۔ یہہ سب اور
برن بہشٹ وغیرہ اوجین مین ہوئی۔

جسنے بھٹی کاب بنائی ہی وہ بلبھی نگر مین ہوا ہی اوسکا نام بھرتھری ہر تھا وہ اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ مین نے بلبھی نگر مین یہہ گرنتھہ بنایا ہی وہان اوسوقت سری دہر سین راجا کا راج تھا اور اوسکی بیٹے کا نام نریندر سین تھا۔

جے منگل کی ٹیکا مین لکھا ہی کہ اس سمیت جتنی راجا بلبھی پور مین ہوئے اون سب کے نام کے ساتھہ سین کا لفظ تھا۔

بلبھی پور گجرات مین سمندر کے کنارے پر واقع ہے اس خاندان کی راجا سالباہن کے ۶۶ سک سے لیکر ۲۲۶ شک تک ہوئی اور وہین بھرتھری ہر بھی تھا اسی زمانہ کی قریب گجرات مین چاوڑا راجپوتون کے راج کی شروعات ہوئی اور ہون نے ۲۲۸ شک مین پٹن مین راجدہانی قائم کی جب اونکی خاندان کا کوئی نہین رہا تو سب سے پچھلی چاوڑا راجا کا داماد چالک راجپوت جسکو سولنکھی بھی کہتے ہین وہان کا راجا

حا

नैवकाव्यमिदं विहितंमया बलभ्योश्री धरसेननरे
न्द्र पालिता यांकीर्तिरतोभवतान्नृपस्य तस्यप्रे
मकरः क्षितियोपतः प्रजानामितिश्री धरसे
नस्यैव सुतो नरेन्द्र सेनः

ہو گیا اوس نے ۳۵۰ شک مین ایک ضلع مالوہ کا فتح کیا اور

۱۱۵۰ شک تک اسکی اولاد کا راج رہا -

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ راجا بھوج گیارہ سو شک مین پیدا ہوا کیونکہ دہلی کی

چوہان راجا پرتھی راج ۱۱۱۵ شک مین مرا اور بھوج اس سے کچہہ

پہلے ہوا تھا یہہ اشلوک ایک تابنہ پتر مین لکھے ہین -

परमार कुलोत्तंस: कंसजिन्महिमानृप:

श्रीभोजदेव इत्यासीन्नासीराक्रांतभूतले: १

ततो भूदुदयादित्यो नित्योत्साहैककौतुकी

तसमाद्भिन्नद्विषन्ममो नरबरमो नराधि

प: २ तस्याजनियस्योवमो पुत्रत्तत्रियशेखर:

तस्मादजयबमो भूज्जयश्री विश्रुत: सुत: ३

ततसूनुबीरमुर्द्धन्योधन्यात्पतिरंजाय

तगुजरो च्छेद निर्बंधी बिंध्यबमो महा

भुजः ४ धारयाद्भूतयासा धृद्दधारस्माति
धीरनामसांयुगीनस्य यस्यासि। स्वानुंलो
कत्रयीमिव ५ तस्यामुष्मा यरए :पुत्रः
सुत्रामा श्रीरथ्याशिषत भूयः सुभट ब
र्मे तिधर्मे तिष्ट न्महीनलाम ई देव भूयंग
तेतस्मिन नंदनोर्जुनभूपतिःदोष्णाधत्ते
धुनाधात्रीबलयंवलयं यथा ७ बाललो
लाहबे यस्य जपसिंहे पराजितेदिकालहा
सब्याजेन यशो दिक्षु बिजृम्भते ८

یعنی کرشن جیسا جہان وان (نیکنام) بھوج پرمار کل مین پیدا
ہوا اوسکے اودیات ہوا اوسکے نربرما اوسکے لیشوبرما اوسکے
اجے برما اوسکے وہنیاپت ہوا اوسکے بندبرما گجرات کا برباد
کرنے والا اوسکے مشتیاین اوسکے سوبہٹ برما اوسکے ارجن

راجا ہوا جس نے لڑکپن مین جی سنگہ کو مغلوب کیا اور نیکنامی
کے ساتھہ شہرت پائی یہہ تانبہ پتر اوس نے (یعنی ارجن نے)
منڈہپ کے قلعہ مین بابت عطیہ موضع پڑٹر نامی کے جو شنکپور
کیطرف ہے ایک جاگا کو درمیان سمت ۱۲۶۷ بکرم کی لکھدیا تھا اور
ایک دان پتر اور بھی ہے جس سے واضح ہوتا ہی کہ ہندبرما کے بھائی
ہرشیچندر نے نیلگر منڈل مین ٹدا پدر کیطرف دوگانو ایک تو پلواڑا
اور دوسرا جاگا یعنی بھاٹ کو ممتی دان کرکے بارسو پینتیس کے
سمت مین یہہ دان پتر لکھدیا ھے ۔

ان دان پترون سی معلوم ہوتا ہی کہ بھوج اودیادت نربرما
کیسوبرما اجی برما اور ہرشیچندر کا ایکسو ساٹھہ برس تک یا ہزار
کے شک سے کچھہ ہی کم راج رہا ۔

ایسی ہی سمرتی ارتھہ ساگر کے دیباچہ مین لکھا ہے ۔

कल्पद्रुमं नवोद्भवद्दिमंतरगमानुजं नपानि

एकृतं मुखबायु सम्मत स्था ज्ञाना यच्च :

ज्ञकेहये कोन पंचाशदधिके द्विसहस्त्र

के एकादशानेशाके विंशत्ये ब्द युगेगते

२ अवतीर्णं मध्व गुरू सदा बंदे महागुण

म गुणाढ्य नभगवभ्द क्ता नजयतीर्था

दिकान् गन गुरून २

یعنی بودہ وغیرہ مذہب کے مغلوب کرنیکی لئے جو کلجگ مین زور پکڑ گئے تھی ایکہزار اونتالیس۱۰۳۹ شک مین رامانج سوامی اور گیارہ سو چوبیس۱۱۲۴ شک مین مادھواچاریہ سوامی پیدا ہوئے۔

شنکر سوامی کا اوتار رامانج سوامی سی کچھہ پہلے ہوا تھا چدبان ونڈی میور وغیرہ باشندگان اوجین کو اپنے مذہب مین لے آئے تھے کیونکہ سنکر وگ بجی مین لکھا ہے۔

मयूरादंडीमुख्याशिथिलकृतदुर्मेनाभि
मान्निजभाष्यश्रवणोत्सुकांश्चकरिनि

یعنی بان میور ڈنڈی جو اوجین کے مشہور پنڈت ہین
سنکر سوامی نے اونکی بدمذہبی کو دور کرکے اونکو اپنی بھاشیہ کے
سننے مین مصروف کرلیا ۔

چونکہ بان وغیرہ راجا بھوج کے متوسل تھے اسلیئے سنکر سوامی کا
بھی وہی زمانہ ہے اور سنکر وجے مین یہہ بھی لکھا ہی کہ
بھٹ بھاشکر پربھاکر گرو کماریل سوامی ابھنو گوپا لنسی گپت پاد
اودنیا چاریہ مراری مشر منڈن مشر جو اوجین مین مشہور پنڈت
تھے اون سب کو سنکر اچاریہ سوامی نے ساستراتھہ مین قایل
کرکے اپنے مذہب مین شامل کرلیئے ۔

بھاشکر اچاریہ نے کتاب سدہانت سرومنی بنائی ہی جسکی تصنیف
کی تاریخ سک ۱۰۳۶ ہے اوسی مین درج ہین غرض اسیی تلاش

शके रस गुण पूर्ण महीमिते १०३६ जान

سنکر سوامی نے اوسکو بھی مغلوب کیا بشنو سوامی لوب پ دیو اور
نمارک سوامی بھی اونہین دنون مین تھے اور مادہوا چاریہ بھی جسکو
سکت ۱۱۵۰ مین سنکر سوامی نے مغلوب کرکے سناسی کیا اور بدیارن
اوسکا نام رکھا۔
سنہ ۱۲۹۴ عیسوی مطابق سکت ۱۲۱۶ مین تلنگ دیس کے راجا بکا اور ہری ہر
دونون علاؤ الدین پوت کی خوف سے بھاگ کر کسی جنگل مین بدیارن
سوامی کے پاس گئے وہ اون سے بہت خوش ہوئے اور اونہون نے
بدیانگر کا راج اونکو دیدیا یہہ شہر اونہون نے اُسوقت بسایا تھا
کہ جب اونکا نام مادہوا چاریہ تھا پھر اوسکا دوسرا نام بجے پور رکھا گیا
وہ تنکبہدرا ندی کی کنارہ پر ہے یہہ بات اُس ملک کی تواریخ مین
مشہور ہے اور جسکو بکا کہتے ہین اوسکا نام بکن راجا بھی تھا چنانچہ
مادہوا چاریہ نے جو اوس کے وزیر تھے بیدبھاش مین بکن کا نام لکھا ہی
سنکر سوامی کے زمانہ مین ہی سودہنو راج سیکہر وغیرہ دکن کے

راجے ہوئے ہین ۔

سک نوسو کی بعد محمدی مذہب کے یونون نے سندہ ندی کی شرقی کنارہ پر پنجارن (پنجاب) دیس مین فساد کرنا شروع کیا وہانکا راجا جیپال تھا اوس نے اپنی ملک کی حفاظت کیلئے ایک بڑے لشکر کیساتھ سندہو کے پچھم کنارہ پر جاکر یونون سے سخت لڑائی کی اور پھر بھی ہار گیا ۔

اون دنون دلی مین تنور راج کرتے تھے اور قنوج مین پہلے گرونسی راجا تھے مگر اوسوقت راٹھورون کا راج تھا چتوڑ مین گہلوتون کا جو اب رانا جی کہلاتے ہین گجرات مین چولک نسب کے سولنکھی راجا تھے مالوہ مین پرمار کل کے راجا تھے گدہ دیس مین جہان پہلے اندہر ونکا راج لکھہ آئے مین بیدکل کے راجا تھے دکھن مین یادو راجا تھے نیرت کون مین چولک راج کرتے تھے اوسکی اوترکیطرف خاندیس مین نربدا سے کلیان دیس تک جدا جدا کئی خودمختار راجے تھے اوسوقت شہر غزنی

واقع کامیوج دیس مین محمود نام ایک یون بڑا زبردست پیدا ہوا جب
اوس نے بہت سا فساد کیا تھا تو جے پال کا بیٹا انندپال مالوہ نیشد کالنجر
کان کبج اندرپرست اوراجمیر کے راجاؤن کو اپنی مدد پر لیکر سک ۹۳
مین اپنے باپ کے دشمن یونون سے سندہ ہو ندی کے پچہم کنارہ پر
چالیس دن تک لڑا اور اونکو بھگا دینے مین کچہہ بھی شک نہ رہا تھا
کہ ناگہان انندپال کا ہاتھی چونک کر بھاگ نکلا اوسکی دیکھا دیکھی
سب راجون کی فوج بھاگ گئی اوس لڑائی مین پانچ ہزار یون اور
بیس ہزار چھتری مارے گئے ۔

اوس دن سے محمود کو بڑا غرور ہو گیا وہ ہر برس لڑنیکے واسطے
آتا تھا اوس نے تھانیسر متھرا اور سومناتھ وغیرہ تیرتھون کو خراب
کیا مورتونکو توڑا بڑا سرم کے دہرم کو بگاڑا آخر ۹۵۲ سک
مین وہ پاپی یون ۶۳ برس کا ہو کر مرا اوسکے بعد گو کبھی کبھی
پھر بھی یونون سے ایذا پہونچتی رہی لیکن تاہم راجپوتون کو

پھر قوت حاصل ہو گئی دلی مین انگپال تنور کا نواسا پرتھی راج
چوہان ولد سومیسر دیو والی اجمیر اپنی نانا کے جگہہ تخت نشین ہوا
اوسوقت قنوج کا راجا جی چند سب راجون مین زور آور تھا اوس نے
راجوی جگ کر کے اپنی بیٹی سنجوگتا کے لئے سویمبر کیا پرتھی راج نے جو
جی چند کا دشمن تھا اپنی دلیرانہ کارستانیونکو دکھلا نیسے اوس لڑکی
کو عاشق کر کے بیاہ لی اس بات پر طرفین مین جنگ و جدال واقع ہوئی
پرتھی راج اگرچہ غالب ہوا مگر سنجوگتا کی عشق مین مغلوب ہو گیا غور کا
راجہ محمد جسکو پہلے پرتھی راج نے شکست دیکر بھگا دیا تھا اب اسکو غافل
دیکھکر لڑنیکے واسطے چڑہ آیا چیتوڑ کے راجہ سمر سنگہ نے پرتھی راج
کو آگاہ کیا وہ کئی راجون کی مدد لیکر ۱۱۹۳ میں محمد سے مقابل
ہوا اور میدان جنگ مین کام آیا محمد نے دو تین برس مین گجرات
چیتوڑ مالوہ اور قنوج وغیرہ سب ملک فتح کر لیئے اوسکا ایک سپہ سالار
قطب الدین تھا وہ اپنی مالک کے حکم سے دلی کے تخت پر بیٹھ گیا

اوسکے ایک سردار بختیار نامی نے ۱۱۲۱ شک مین مگدہ دیس وغیرہ ملکون کو لیکر گوڑ دیس (بنگالہ) کو دریای برہمپتر تک فتح کیا۔ ۱۱۲۸ سک مین محمد مرا اوسکی کوئی بیٹا نہ تھا اسلیئے اوسکا راج اوسکے سردارون نے باہم تقسیم کرلیا قطب الدین دلّی کا خود مختار بادشاہ ہوگیا اور اوسنے غزنی تک قبضہ کرلیا وہ ۱۱۳۲ شک مین مرا اور اوسکا بیٹا آرام شاہ تخت پر بیٹھا مگر اوسکے باپکے ایک نوکر شمس الدین التمش نے اوسکا راج چھین لیا اوسنے اوجین مین مہاکال کا مندر جو بکرماجیت کا بنایا ہوا تھا توڑکر بہت سی ملکونکو فتح کرلیا آخر چھبیس برس تک راج کرکے وہ بھی مرگیا تب اوسکے بیٹے رکن الدین نے چھہ مہینے راج کیا پھر اوسکی بیٹی رضیہ ساڑھے تین برس رانی رہی بعدہٗ قطب الدین کا دوسرا بیٹا نصیر الدین تخت پر بیٹھکر ۱۱۸۸ سک مین مرا تب اوسکا نائب بلبن راجہ ہوگیا ۱۲۰۹ سک مین وہ بھی مرا اور قراخان کا بیٹا کیقباد اوسکا

رضیہ کے بعد معز الدین بہرام شاہ ۲ برس اوسکے بعد علاء الدین مسعود اوسکے بعد ناصر الدین محمود شاہ تخت نشین ۱۱۸۸ میں مرا

جانشین ہوا اوسکو جلال الدین نامی ایک شخص خلجی خاندان کا مار کر
تخت پر بیٹھا وہ بھی اپنے بھتیجے علاؤالدین کے ہاتھ سے مارا گیا -

علاؤالدین ۱۲۱۸ شک مین بادشاہ ہوا اوس نے پہلے نربدہ سی اوتر
کردکہن اور دیوگڈہ کو فتح کیا تھا ۱۲۲۶ شک مین اوسنے پدمنی
رانی کے حسن کا شہرہ سُنا اور اُسکے عشق مین چتوڑ کے راجا بھیم سنگھ
کے اوپر چڑہائی کی بھیم سنگھ لڑائی مین مارا گیا اور پدمنی معہ دیگر
عورات خاندان راجہ کے آگ مین جلکر ستی ہو گئی -

علاؤالدین جو بڑا اولوالعزم تھا ۱۲۳۸ شک مین مرا اوس کے بیٹے
غیاث الدین نے ۳۵ دن راج کیا پھر اوسی خاندان کا ایک اور شخص
مبارک نامی برس دن تک فرمانروا رہا تب غازی الدین نامی
ایک شخص جو خاندان تغلق سے تھا بادشاہ بن بیٹھا اوسکے بعد
اوسکے بیٹے الفت خان نے ۱۲۴۷ شک مین تخت نشین ہو کر اپنا
نام محمد تغلق رکھا وہ کاہل اور دیوانہ تھا اوس نے بہت سی کام کیے

ع بیٹا نام
ع مبارک پسر علاؤالدین
الغ خان ۱۲

۱۲۷۳ شک مین وہ بھی مرا۔

اون دنون مین چتوڑ کا راجا ہمیر سنگہ تھا جسنے میواڑ کے راج کو بہت وسعت دی اور مسلمانون کے حاکمونکو شکست دیکر اپنی خاندان کی حکومت کو دوسو برس کیلیئے مشہور و معروف کیا بابر کیوقت مین پھر اوسکے خاندان پر آفت آئی۔

محمد تغلق کیجگہہ اوسکے بھائی کے بیٹے فیروز نے حکمرانی کی وہ اپنے بڑے بھائی فتح خان کے بیٹے غیاث الدین کو ولیعہد کرکے ۱۳۲۰ شک مین مرگیا غیاث الدین کی عہد مین بہت سی لڑائیان ہوئین اور مالوہ کلیان گجرات اور جونپور ان چارون ملک مین چار مسلمان راجا ہو بیٹھے مالوہ مین غوری نے راج جمایا دہار نگری مین اوسکی راجدہانی ہوئی گجرات مین مظفر خان نے جو راجپوت سے مسلمان ہوا تھا اپنا سکہ چلایا کلیان دیس عرف خاندیس مین ملک قرا خان نے اپنا جھنڈا کھڑا کیا جونپور مین خواجہ جہان شرقی حکمران ہوا اوس

اور جب یہہ چاروں زبردست ہوگئے تب دلّی کا راج اتنا کمزور ہو گیا
کہ صرف دلّی ہی دلّی مین رہگیا ۔ ۱۳۹۸ شک مین تیمور قوم مغل نے
جو آدمیون کے قتل کرنے اور ملکون کے لوٹنے مین لاثانی تھا دلّی کے
بادشاہ کو شکست دیکر بہت سے آدمیون کو قتل کیا اور وہان کی
بہت سی دولت لوٹ کر اپنے دیس کا رستہ لیا ۔
پچھلے چوبیس برسون مین تھوڑے سے ہی رئیس سلاطین دہلی کو ماننے
۱۴۱۴ شک مین خضر خان نے دلّی لے لی اور سے مسلمانون کا پانچوان
خاندان قایم ہوا یہہ قوم کے سیّد تھے اون دنون مین جونپور کے
یوں راجا (بادشاہ) ابراہیم نے رعایا کو بہت امن چین دیا دلّی
کے راج مین خضر خان سات برس تک اور اوسکا بیٹا مبارک تیرہ ۱۳
برس تک مبارک کا بیٹا محمد دس برس تک حکمران رہا محمد کا بیٹا
علاؤالدین تھا ان چاروں سیّدون نے ۳۶ برس تک راج کیا ۔
۱۴۵۰ شک مین لودی راجا ہوئے یہہ یونون کا چھٹا خاندان تھا

پہلے پہل بہلول نے ۳۸ برس راج کیا پھر اوسکے بیٹے سکندر نے ۲۸ برس اور اوسکے بیٹے ابراہیم نے دس برس اسیطرح لودھیونکا عمل ۷۶ برس تک رہا ۱۵۲۶ شک مین مسلمانونکے ساتوین خاندان یعنی مغل کا راج ہوا چار برس تک تو بابر نے راج کیا اور نو برس تک ہمایون نے پھر آٹھوان طبقہ پٹھانون کا حکمران ہوا شیر شاہ نے چھہ برس تک راج کیا اوسکا بیٹا جلال الدین جسکو سلیم شاہ بھی کہتے ہین نو برس اور اوسکا بھائی محمد شاہ تین برس تک حکمران رہے اسیطرح سے ان پٹھانون کا سولہ برس راج رہا -

ان کے بعد پھر وہ ہی ہمایون بادشاہ ہوگیا اوس نے ایک برس اور راج کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اکبر ۱۵۵۶ شک مین تیرہ برس چار مہینے کا ہوکر تخت پر بیٹھا وہ بڑا نیک رحیم منصف اور اولوالعزم تھا اوس نے رعایا کو خوش رکھکر ۴۹ برس تک راج کیا -

۱۶۰۵ شک مین اکبر کا بیٹا جہانگیر تخت نشین ہوا وہ ایک نہایت خوبصورت

عورت نورجہان نامی کو بعد قتل اوسکی شوہر کے اپنے عقد مین لایا اور گو کہ عمر بھر اوسکی عشق مین ڈوبا رہا تاہم اوس نے عدل اولوالعزمی اور آرام کے ساتھ ۲۲ برس تک حکومت کی۔

۱۶۲۷ء شک مین شاہ جہان نے جلوس کیا اوسکی عہد مین پرمار نسب کا ایک شخص ساہ جی نامی بمقام سیت رشی نگر (ستارہ) راج کو پہونچا شاہجہان نے چھ کروڑ پچاس لاکھ روپیہ کے صرف سے ایک جڑاو تخت مور کی شکل کا بنایا اوسکا بیٹا اورنگ زیب اپنے ۷۶ برس کے بوڑھے باپ کو جسنے ۳۰ برس تک راج کیا تھا پکڑ کر ۱۶۵۸ شک مین تخت پر بیٹھا اور ۴۹ برس حکمرانی کر کے ۱۶۲۹ شک مین دکھن مین مرا۔

ساہ جی کا بیٹا سیواجی اوسکا سبنھاجی اوسکا ساہوجی دکھن کے راجہ ہوئے اورنگ زیب کے بیٹے اعظم شاہ نے کچھ دنون اور اسکی بھائی بہادر شاہ نے پانچ برس تک راج کیا اوسکے مرنے پر جہاندار نے ایک برس اور فرخ سیر نے سات برس حکم چلایا اوسکے وقت مین

سید حسین علی ناظم دکھن نے ستارہ کی وزیر بالاجی بسوناتھ سی دس ہزار فوج
لیکر اوسکی حمایت سے دتّی لے لی اور اوہنین دنونمین نانک پنتھی گرو گوبند
کے چیلہ بندہ ہو نامی نے جسکی مرید سکھہ لوگ ہین اپنی راج کو بڑہایا اور بہت سی
فوج کیا تھہ دتّی مین آکر حسین علی کو مارا اور دکھن دیس کے راجا ساہو جی
سے ملاپ کر لیا۔

فرخ سیر کیجگہہ رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ دو لڑکون کو بندہ ہونے
بٹھا دیئے جو چند مہینے کی عرصہ مین مرگئے اون دونون کی مرنے پر محمد شاہ
بادشاہ ہوا اوسکی وقت مین بالاجی بسوناتھ پیشوا کا بیٹا باجی راؤ
پیشوا بڑا صاحب اقبال ہوا اوسنے مالوہ گجرات وغیرہ ملکونکو اپنے
قبضہ مین کر لئے اون دنون مین ایران کا بادشاہ نادر تھا وہ دتّی
مین آیا اور وہانکی دولت لوٹ کر بہت ہی آدمیونکو قتل کر گیا محمد شاہ
کمزور ہو کر ۱۷۴۷ء شک مین مرا اور اوسکا بیٹا احمد شاہ تخت نشین ہوا
اوسکی وقت مین احمد شاہ درّانی نے دتّی کی راج مین بڑا فساد برپا کیا

سلہ یہہ فقرہ یون ہونا چاہیے تھا کہ حسین علی نی دتّی مین آکر فرخ سیر کو مارا اور ساہو جی سے صلح
کر لی اور بندہ ہو (بندا) کو قتل کیا ۱۲ سلہ یہان بھی حسین علی ہونا چاہئے تھا ۱۲

احمد شاہ چھہ برس تک اور اوسکا بھائی عالمگیر بھی چھہ ہی برس حکمران رہا
اون دنون مین بسواس راؤ پیشوا اور رگناتھ راؤ کا بھائی بھاؤ صاحب جو بڑا
مغرور تھا پانی پت کی پاس بمقابل غرور احمد شاہ درانی سے لڑے اور دونو مارے گئے
۱۶۸۲ شک مین مغلونکا راج ختم ہوا اور اوسکی ساتھ ہی مرہٹہ راجونکو شکست ہوئی
احمد شاہ درانی جب اپنے وطن کو چلا گیا تو پیشوا نی جو برہمن ہی پونا مین مہاراج
بنکر حکمرانی شروع کی ۱۶۷۱ شک مین ساہوجی راجہ جسکو عالمگیر نے پکڑ لیا تھا
اور وہ عالمگیر کے مرنے پر رہا ہو گیا تھا بیالیس برس راج کرکے مر گیا تب
بالاجی بسوناتھ کی پوتے باجی راؤ کے بیٹے نانا صاحب نی ساہوجی کی گدی پر
رام راجا نامی ایک شخص کو بٹھا کر اپنے پونا کے راج کو خود مختار کر لیا اور پیشوا
اپنا خطاب رکھا۔

۱۷۱۱ شک مین رام راجا مرا اور اوسکا متبنی ساہو مہاراج جو بڑا اقبالمند تھا
ستارے کی گدی پر بیٹھا ۱۷۳۵ مین وہ بھی جان بحق ہوا اور اوسکی بیٹے
اور جانشین پرتاپ سنگہ کو ۱۷۶۱ مین انگریزون نی کسی خفیہ جرم پر

معزول کرکے کاشی مین بھیجدیا اور اوسکے چھوٹے بھائی جا صاحب کو راج
دیدیا وہ بھی تھوڑے دنون مین مرگیا —

سنہ ۱۶۰۰ع مین شہر لندن دار الخلافہ ملک انگلنڈ واقع اقلیم یوروپ کے ملکہ وکٹوریا[1] کی جاگیردارون[2] کی کمپنی یعنی ایک جماعت اپنی ملک سے یہان آئی اور اوس نے یہان کی سرحدی ملکون یعنی بمبئی کے پچھم اور مدراس کے پورب مین رہکر کچھہ کچھہ راج حاصل کیا اور پیشواؤن کی مدد سے کوکن مین کوٹھی بنائی —

باجی راؤ کا بیٹا نانا صاحب عرف بالاجی پنتھہ ۱۶۸۳ اشک مین مرا اور اوسکے بعد اوسکے بیٹے مادھو راؤ نے گیارہ برس اور اوسکے چھوٹے بھائی نراین راؤ نے نو مہینے راج کیا اوسکو اوسکا چچا رگناتھہ راؤ مارکر آپ پیشوا ہو گیا کچھہ عرصہ کے بعد نراین راؤ کی لڑکا پیدا ہوا تب وہ اہلکار جو رگناتھہ راؤ کی دشمن تھے اوسکو بارہوین دن نام سوائی مادھو راؤ مسند پر بٹھا کر اور رگناتھہ راؤ کو معزول و مقید کرکے راج کی کام کاج خود کرنے لگے

[1] صحیح نام الیزبتھہ [2] جاگیردار لفظ منڈلیک کا ترجمہ ہے ۱۲

رگناتھہ راؤ ۱۷۰۶ امین اور سوائی مادہو راؤ ۱۷۹۵ امین مر گیا اوسکا وزیر
ناناپھڑنویس بڑا عاقل دوربین اور ضابطہ شخص تھا اوسنی رگناتھہ راؤ کے
چھوٹے بیٹے چمناجی آپا کو سوائی مادہو راؤ کا متبنی کر کے راج سنگھاسن پر
بیٹھایا اوسنے چھہ مہینے تک راج کیا پھر دولت راؤ سیندہیا کی حمایت سے رگناتھہ کے بڑے بیٹے
باجی راؤ کو راج ملا وہ بڑا متلون مزاج تھا اور ویسی حکمرانی کی عقل نہین رکھتا تھا
اوسنے بیوقوفی سے ناناپھڑنویس کو قید کر دیا اور ۱۸۰۳ امین انگریزون کی فوج سے کسقدر
لڑائی لڑکر راہ فرار لی ۱۸۱۸ انتک مین انگریزون نے اوسکو پکڑ کر گنگا کی کنارہ
بٹھور مین قید کر دیا اوسکے پیچھے کمپنی کا راج سب جگھہ پھیلگیا اور پنجاب دیس مین
سکھون کا بہت بڑا راج تھا اوسکو ۱۸۴۹ انتک مین کمپنی نے لے لیا اب یہہ لوگ
ہندوستان کے مالک ہین اسپر بھی کسیکی دہرم کو نہین بگاڑتے نہ کسیکو کچھہ ایذا
پہنچاتی ہین بلکہ اونکا راج یونکی راج سے بہت اچھا ہے یہہ راج نیت اور علم
کا شوق رکھتے ہین اور سب رعیتون کے ساتھہ سلوک کرتے ہین - تواریخ کے
پڑھنی سے جو نکو عقل انتظام حاصل ہو سکتی ہی اور جو بنظر حقیقت دیکھو تو یہہ علم ترقی

بہی ہے پس سبکو چاہیے کہ اسکا شغل رکہین اور یہہ تحقیق ہے - ہمای
یہہ سب بیانات جو نسخہ کالندکا پرکاش مصنفہ سومناتھہ اور نیز اوسی مصنف کی
ہوئی برہد ٹیکا یعنی نسخہ مذکور کی بڑی شرح سی لئے گئے ہین آخر ماہ پوس شک ۱۷۷۱
مین بمقام شیوپور اختتام کو پہونچی - ملکی تواریخ کی اس سرسری تحقیقات سے ایسا
پایا جاتا ہی کہ یون تو انگریز مین اور پرہچیت سی نند کی راج تک بموجب پیشین گوئی
مندرجہ بھاگوت کی گیارہ سو پندرہ برس کا عرصہ ہے اور جو اوسی کتاب مین جراسندہ کی بیٹے
سہدیو سی ریپونجی تک بیس راجہ جو ہزار برس مین ہونگی خبر دی سو یہان ہزار کا لفظ بہت
برسونکی لئی آیا ہے صرف ایکہزار برس کیلئے نہین اس سے یہہ جاننا چاہیے کہ یہہ بیس راجے
چارسو برس مین ہوے کیونکہ اونکی پچھلے راجا کی وزیر پرپوتن نامی کے بیٹے پرہچیت
کی پانچوین جانشین اودین کو بیاہی تھی اس سے صاف پایا جاتا ہی کہ وہی بیس راجے
چارسو برس مین ہوئے -

یہہ ممکن ہی کہ ایک وقت مین کہین تو زیادہ پشتین گزر جائین اور کہین کم گزرین چنانچہ سمت ۱۸۲۹ سی اسوقت تک
سمت ۱۹۳۳ مین میواڑ مین سات رانا مسندنشین ہوچکے اور بوندی مین دوہی رئیس گدی نشین ہوئے
جیسا کہ تفصیل مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا پس کیا عجب ہی کہ جبتک پرہچیت کی خاندان کی پانچ راجے
ہوئے جراسندہ کی نسل کے بیس راجے گزر گئے ہمون مگر پرہچیت کی پانچ پشتون کیلئے چارسو برس کا زمانہ بہت زیادہ

میواڑ
۱- رانا بہیم - ۲- راجہ بہیم سنگہ - ۳- جوان سنگہ
۴- سردار سنگہ - ۵- رانا سروپ سنگہ - ۶- رانا شمبہو سنگہ
۷- رانا سجن سنگہ

بوندی
۱- راو راجہ بشن سنگہ
۲- راو راجہ رام سنگہ

خاتمہ

اور مترجم کا ریویو بابت پچھلی زبانون کے

ان اوراق مین جو بحث کہ اون راجون کے ہونے کی بابت کی گئی ہے کہ جنکی خبر بھاگوت اور بشنو پران مین ہے اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ اون پیشین گوئیونکی مطابقت اونہونکے سلسلہ تک تو ہوتی ہی مگر اونہون کے بعد جو لکھا ہی کہ سات آبہیر دس گاردبھی سولہ کنک آٹھہ یون چودہ ترشک اور دس گرنڈ نوسو ننانوی برس تک راج کرینگے سو یہہ کسی طرح سی نہین کھل سکتا کہ یہہ کون کون لوگ تھی اور کہان کہان ہوئی اور کسطرح سی یہہ پیشین گوئی پوری ہوئی مگر زمانہ پر نظر ڈالنی مین تو یہہ نوسو ننانوی برس کا زمانہ مسلمانونکی زمانہ سی مطابق ہوتا ہی اور عجب نہین کہ یہہ پیشین گوئی مسلمانونکی لئی ہو یون تو مسلمانونکو کہتی ہی ہین اور ترک بھی مسلمان ہی تھی بلکہ ہندوستان مین تو ہر مسلمانکو ترک کہتی ہین اور اکثر لوگ آٹھہ یون سی مراد مسلمانونکی مندرجہ ذیل آٹھہ خاندانون سی لیتے ہین جو دلی مین تخت نشین ہوئی تھی اور یہہ ہی منشا اس مصنف کا معلوم ہوتا ہی ترکونکی دو خاندان خلجی تغلق لودی سید مغل سور

اور گرنتھ کو بھی معنوں مین انگریز خیال کرتے ہین اور بعض کے نزدیک جنکو ہم نے لکھا
ہی وہ انگریز ہین اونکا قول ہے کہ مون خاموش کو کہتے ہین اور چونکہ خاموشی اکثر انگریزون
مین دیکھی جاتی ہی اسلیے مون اونکے سوا اور کوئی نہین ہوسکتا اور کتاب والا بھی یہی لکھتا ہی
گرنتھ اور ہمارے لکھنے کا زمانہ قریب قریب ہے اگر مون انگریز ہین انکو مانین تو گرنتھ مغلونکو ماننا پڑیگا
اور مغلون مین نافذ الفرمان بادشاہ بابر سے محمد شاہ تک دس ہی ہوئے ہین اور ترشنک
ترکون سے اور یون سید و پٹھانون سے مراد ہی مگر بادشاہونکی تعداد مطابق نہین پڑتی
اور ترکنک و گاردہوی و آبھیر کی نسبت کہا جا سکتا ہی مگر ویسے تو یہہ پیشین گوئی
مسلمانونکی سلطنت سے اکثر مطابق ہی چنانچہ وہ آبھیر گاردہوی کنک یون ترشنک
گرنتھ چھہ خاندانونکی بابت ہی اور دلی مین مسلمانونکی بھی چھہ خاندان یعنی ترک
خلجی پٹھان لودہی و شور اور مغل تخت نشین ہوئے اور جو ایک ایک خاندان کے
راجونکی تعداد دیگئی ہی وہ بہ ہیئت مجموعی مسلمانونکی ان چھہ خاندانون سے مطابق ہے
کیونکہ ستا آبھیر دس گاردہوی سولہ کنک آٹھہ یون چودہ ترشنک دس گرنتھ مین
۶۵ شمار ہوے ہین اور بادشاہ کی اسم سے جتنے مسلمان دہلی کے تخت پر بیٹھے وہ بھی ۶۵ ہی تھے *

* دیکھو فہرست مندرجہ خاتمہ آئینہ تاریخ نما بابو شیو پرشاد ۱۲

قطع نظر اسکے نو سو ننانوین برس کا عرصہ جو بیان کیا گیا ہی وہ مسلمانونکی سلطنت
سی تو نہین مگر اونکی تسلط سی تو بخوبی مطابق ہے کیونکہ مسلمانونکی سلطنت تو
سنمت ۱۲۴۹ سی بعد مقتول ہونے پرتھی راج کی شروع ہوئی اور سنمت ۱۸۱۶ مین شاہ عالم کی پنشن سلطنت سے
ہوجانے پر ختم ہوگئی یہہ کل عرصہ چھہ سو دس برس کا ہی لیکن اونکا تسلط اور غلبہ اونکی
پہلے ہوچکا تھا چنانچہ اونکی چڑہائیان سنمت ۱۰۶۶ مین غزنی سے شروع ہوئین اور سنمت ۱۷۶۴ مین
عالمگیر کے مرنے پر اونکی تسلط کا خاتمہ ہوگیا یہہ تا ۹۹۹ برس کا ہی
یہہ پیشین گوئیان مجمل طور پر اسطرح سے تو مطابق ہوجاتی ہین اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ
ہر پیشین گوئی مرموز اور گول گول ہوتی ہی اور ایسے ہی اوسکے ظہور کا زمانہ بھی بتایا جاتا
ہے خیر کچھہ ہی ہو مگر سکھدیو جی اور بیاس جی کی پیشین گوئی جو بھاگوت اور شلوکون پران
مین درج ہی عام طور پر ملتی تو خوب ہے چنانچہ ہر ایک ہونیوالی اور آنیوالے خاندانکے
فرمانرواکو برس جو ٹہیلی تبتک جو زمانہ آتا ہی وہ مسلمانون اور انگریزونکی عہد سے مطابق ہو
اور اس زمانہ کیلیئے جن جن باتونکی خبر دیگئی از انجملہ اکثر دیکھنے مین آتی ہین
اونکی پیشین گوئی نہ صرف انتقال اور تغیرات عملداریونکی بابت ہی بلکہ آگے کے دشمن

مذہب رسوم معاشرت اور معاملات کے متعلق بہت بہت سی تبدیلیوں کی خبر دیگئی ہی جن
وہ خیالات جنکی ذریعہ سی یہہ بحث کیجاتی ہی کہ مسلمانوں اور انگریزوں کا عہد پیشین گوئی کی
بموجب ٹھیک وقت پر ہی حساب کے ہونیسی زیادہ تر پختہ سمجھی جاتی ہین چنانچہ اوس
پیشین گوئی کی وقت سی اب تک جو زمانہ بموجب حساب ست رشی کے آتا ہی وہ یہہ ہے۔

پریچھت کی پیدایش سی نند کی تخت نشینی سے	۱۱۰۰ برس بعد
نو نند کی سلطنت کی مدت	۱۱۲
موریوں کی سلطنت کی مدت	۱۳۷
سنگ بنسی راجوں کی سلطنت کی مدت	۱۱۲
کنو بنسی راجوں کی سلطنت کی مدت	۳۴۵
اندہر جات کے راجوں کی مدت	۴۶۰
سات ابہیر دس گردہوی سولہ کنک آٹھ یون چودہ ترشک	
دس گرنڈ کا زمانہ	۹۹۹
میزان	۳۲۶۵

چونکہ بکرماجیت کا سمت پریچھت کی پیدایش سے ۱۴۸۰ برس کے بعد چلا ہے کیونکہ
پریچھت کی پیدایش سے ۱۴۶۱ برس کے بعد کنوبنسی راجونکا راج ہوا اور بکرم نے اونکی
وقت مین ظہور پایا اسواسطے جو ۱۴۸۰ کو ۳۲۶۵ سے منہا کر دیا تو ۱۷۸۵ برس یہہ
بکرماجیت کے سمت مین جو ۹۹۹ برس کے زمانہ کی ختم ہونے پر تہے چونکہ بعد اس زمانہ کی
سونونکا ذکر ہے پہلی سمت ۱۷۷۴ سے اونکا زمانہ شروع ہوتا ہے اور انگریزونکی ترقی بھی
اسی زمانہ کی قریب سے[1] ہوئی ہے اور آج اونکا اقبال محسود سلاطین عالم ہے اور خدا کرے
کہ وہ اور بھی بڑہے کیونکہ ابہی اونکی لئے بہت سا وقت باقی ہے ۔
مندرجہ بالا زمانونکی صحیت ایک اور ذریعہ سے بہی ہو سکتی ہے اور وہ سپت رشی کا حساب ہے
پرانون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگلے زمانہ مین سبہونکا حساب سپت رشی کے چار پر تھا مگر
آجکل وہ بالکل متروک ہو گیا ہے مین نے بہت کوشش کی کہ گنت کی رو سے یہہ معلوم

[1] سمت ۱۷۷۴ مین انگریزون نے کلکتہ کے قریب ۳۸ گانو کی زمینداری فرخ سیر کے حکم سے خریدی سمت ۱۸۱۴ مین
سراج الدولہ کو شکست دیکر بنگالہ بہار اور اوڑیسہ کی حکومت اور سمت ۱۸۲۱ مین شجاع الدولہ
کو بھگا کر اودہ کی مختاری حاصل کی اور سمت ۱۸۵۶ مین اوہنون نے ٹیپو کو مار کر دکن کا ملک
دبایا اور سمت ۱۸۶۰ سے سمت ۱۸۷۵ تک ملک سندہیہ اور پیشوا کو فتح کرکے اور شاہ عالم کی بنشن مقرر کرکے
ہندوستان کی بادشاہت حاصل کی آخر سمت ۱۹۰۶ مین سکہون کو پنجاب سے بیدخل کر کے کل ہندوستان کی بادشاہی

... ن کہ اندنون سپت رشی کونسی نچھتر پر ہین لیکن اتنا دریافت ہوا کہ کتاب
... ہی سنگہتا مین سپت رشی کی گنت ہی اور وہ عالم یہانتک ہوئے جو وہ نہین اسپی تو کلجگ کے
برسون پر ہر ایک جیوتشی حساب لگا کر کہدیتا ہی کہ اسوقت سپت رشی فلان نچھتر پر ہونگے اور تاریخی
حساب سے سو برس یا باکہا نچھتر پر ہونا چاہیے اور اس اختلاف مین سو ستر ہ برس کا
تفاوت پڑتا ہی اسواسطے جبتک کہ کوئی سپت رشی کے چار گنت کی رو سے تحقیق
کر کے کبھی کتاب مین فلان نچھتر پر ہین اور پھر اونکو آسمان پر اوسی نچھتر کے
نزدیک دیکھا وقت تک یقین کامل نہین ہو سکتا ناظرین کتاب سے امید ہی کہ وہ ضرور
اس امر کی تحقیقات کرین کہ اوسکی تحقیق ہو جانے پر ہندوستان کی تواریخ مین زمانہ
کی بابت جسقدر اختلافات واقع ہو رہے ہین وہ سب رفع ہو جاینگے۔

یہہ سب بیان تو بموجب حساب سپت رشی کی ہوا مگر جو زمانہ راجہ پریچھت کی پیدایش
بموجب حساب بالا ہی مندرجہ کشنوپران وغیرہ کی آتا ہے وہ یہہ ہے ۔

جراسندہ کے نسل کی سلطنت	———	٣٨٥ برس [٥]
پردیوتون کی سلطنت	———	١٣٥ برس

٥ سمدیو سے ریپن تک ٢٠٠ برس کا تخمینہ ہے اور سمدیو پریچھت کی پیدایش سے تخمیناً پندرہ برس پیشتر تخت نشین ہوا تہا اسلئے ہمنے یہان ٨٠٠ برس قایم کیے ہین ۔ ١٢

ستشوناک کی سلطنت	۳۶۰ برس
نونند کا راج	۱۱۲ برس
موریون کا راج	۱۳۷ برس
سنگ بنسی راجون کا راج	۱۱۲ برس
کنوبنسی راجون کا راج	۳۴۵ برس
آندہرون کا راج	۳۶۰ برس
سات آبھیر وغیرہ	۹۹۹ برس
ہیران	۳۰۴۵ برس

چونکہ اس حساب سے نند پریچیت سے ۰۰۰ برس بعد ہوا اور نند بکرم ۲۷۵ برس پہلے تھا اسلیئے بکرم پریچیت سے ۱۱۵۵ برس بعد اور بکرم سے ۱۸۹۱ برس بعد سات اہبیر وغیرہ کا زمانہ ختم ہوکر ہنودونکا عہد شروع ہوا اور یہہ بہی انگریزونکی سلطنت سے بہت ہی قریب ہے کیونکہ انگریزونکی سلطنت ہندوستانمیں سمت ۱۸۶۰ سے بعد شکست مرہٹہ اور معزولی شاہ عالم کی قایم ہوئی ہے

فہرست اسماے سنسکرت

پیشوایان مذہب کی نام

بدیارن سوامی	बिद्यारराय
بشنو سوامی	बिस्नुस्वामी
بودہا اوتار	बुद्धावतार
بوپ دیو	बोपदेव
رامانج سوامی	रामानुजस्वामी
شنکر سوامی	शंकरस्वामी
گوتم	गोतम
مادہواچاریہ	माधवाचार्य्य
نمبارک سوامی	निबार्कस्वा॰

راجون کے نام

اودین	उदयन
اودیادت	उदयादित्त
اجے برما	अजयवर्मा
اشیاین	अमुष्यायण
ارجن	अर्जुन
آنندپال	आनंदपाल
اننگپال	अनंगपाल
بربدرتھ	बृहद्रथ
بکرم	बिक्रम
بھوج	भोज
بالہیک	बाल्हीक
بسوس پہرجی	बिम्बस्फुर्जि
بہوت نند	भूतनंद
بندبرما	बिंध्यवर्मा
بکاباکن	बकावाबुक्कण
پردیوتن	प्रद्योतन
پریکیت	परिक्षित
پدماوتی	पद्मावती
پرتھی راج	पृथ्वीराज
تلنگ	नलक
جراسندھ	जरासंध

جے سنگھ	जैसिंह
جے پال	जैपाल
جے چند	जैचंद्र
چندر گپت	चंद्रगुप्त
دہنیاپت	धन्यापत्य
ریپونجے	रिपुंजय
راج سیکھر	राजशेखर
سہدیو	सहदेव
سسوناگ	शिशुनाग
سالباہن	शालबाहन
سلیوکس	सिल्यूक्स
شودرک	शूद्रक
سومتر	सुमित्र
سریدہرسین	श्रीधरसेन
سوبہٹ برما	सुभटवर्मा
سندہو	सिंधु
سنہل	सिंघल

سودہنو	सुधन्व
سومیسر	सोमेश्वर
سنجوگتا	संयोगिता
سمر سنگھ	समरसिंह
کال یون	कालयवन
مہانند	महानंद
متر گپت	मित्रगुप्त
منج	मुंज
نند	नन्द
بیندرسین	वरेंद्रसेन
نربرما	नरवर्मा
ہرشچندر	हरिश्चंद्र
ہری ہر	हरिहर
یشوبرما	यशोवर्मा

قومون کے نام

اندہر جات	आंध्र
آبھیر	आभीर

بیدکل	बैधकुल
پانڈو	पांडव
پرمار	परमार
پرہار	परिहार
پورو	पौरव
تنور	तोमर
ترشک	तरष्क
چاوڑا	चावड़ा
چوہان	चोहान
چولک	चोलुक
چندربنس	चंद्रबंस
راٹھوڑ	राठोड़
سورج بنس	सूर्यवंश
سک	शाक
سولنکھی	सोलंखी
شنگ	शुंग
[illegible]	[illegible]

کیرونس	कैरववंश
کنک	कंक
گاردہوی	गार्दभि
گرنڈ	गुरुंड
گہلوت	गहलोत
موری	मोर्य
یادو	यादव

کتابون کے نام

اندراوک بیاکرن	ऐंद्रादिक
اتہاس سُکا	इतिहासदीपः का
بید	वेद
بھاگوت	भागवत
بشنوپران	विस्नुपरान
بہوش پران	भविष्यपुरान
برہدکہتا	बृहत्कथा
بارتک	वार्तिक
بھاشا	भाषा

بھٹی کاب	भट्टिकाव्य
بیدبھاش	वेदभाष्य
بھوج پربند	भोजप्रबंध
پدم پوران	पद्मपुराण
پراسرتنتر	पराशरतंत्र
پانی بیاکرن	पाणिनिव्याकरण
پنچ سدہانتکا	पंचसिद्धान्तिका
جے منگل	जैमंगल
رومک سدہانت	रोमकसिद्धांत
راجاولی	राजावली
راج ترنگنی	राजतरंगिणी
سدہانت سیرومنی	सिद्धांतशिरोमणि
سنگھیتا	संहिता
سمرتی ارتھ ساگر	स्मृत्यर्थसा
شیوبھاش	शिवभाष
ساریرک سوتر	शारीकसोतर
شنکر دگبجی	शंकरदिग्विजै

کالاپ بیاکرن	कलापकव्या
کالندرکاش	
مہابھارت	महाभारत

قدیم مصنفوں کے نام

ابھنو	अभिनिज
اودیاچاریہ	उदनाचार्य
امرسنگھ	अमरसिंग
بیاس	व्यास
بیاڑی	व्याड़ि
باتساین	वात्स्यायन
بیتال	वैताल
بھٹ	भट्ट
براہمہر	वराहमिहिर
برروچی	वररुचि
برہمہ گپت	ब्रह्मगुप्त
بھٹ اوتپل	भट्टोत्पल
بھٹ بھاسکر	भट्टभास्कर

برن بہٹ	वरूणभट्ट
بہرتری ہر	भर्तृहरि
بان	बाण
بہوبہوتی	भवभूति
پراسر	पराशर
پربہاکر	प्रभाकर
پانینی	पाणिनि
جیمن	जैमिन
چانک	चाणक्य
دہنونتری	धन्वंतिरि
ڈنڈی	दंडी
سکہدیوجی -	सुखदेवजी
سکند	स्कंद
سنکو	शंकु
سومناتھ	सोमनाथ
سوئیت اوپل	श्वेतोत्पल
کاتیاین	कात्यायन

کشنک	क्षपणक
کالداس	कालिदास
کلیان چندر	कल्याणचंद्र
کماریل سوامی	कुमारिलस्वामी
گہٹ کرپر	घटकर्पर
گروبہٹ پاؤ	गुरुभट्टपाद
گوپانسی	गोपानसी
گپت پاؤ	गुप्तपाद
لاون لمبک	लावड़लंबक
منو	मनु
منجال	मुंजाल
میور	मयूर
مراری مشر	मुरारीमिश्र
منڈن مشر	मंडनमिश्र
نیلکنٹھ	नीलकंठ
یاگ ولک	याज्ञवल्क्य

ملکوں اور شہروںکے نام

اندرپرستھہ	इंद्रप्रस्थ
بلبھی نگر	वलभीनगर
بدیانگر	विद्यानगर
پاٹلی پتر	पाटलिपुत्र
پٹن	पट्टण
پربڑ	पिड़बिड़
پلواڑا	पलवाड़ा
تنگبھدرا	तुंगभद्रा
رومک پر	रोमकपुर
شک پر	शाकपुर
کلیان دیس	कल्याण
کامبوج	कामबोज
کالنجر	कालिंजर
کان کبج	कानकुब्ज
گوڑدیش	गोड़देश
مگدھ دیس	मगध
متھرا	मथुरा

منڈپ	मंडप
منڈاپدر	मंडापद्र
ممتی	मंमति
نیلگر	नील गिरि
نیشد	नैशद
ہون	हूण

متفرق نام

استھاپت	स्थपति
بدھ گیا	बुधगया
برہمہ پتر	ब्रह्मपुत्र
برناشرم	वर्णाश्रम
ترمتی	त्रिमुनि
پرلے	प्रलय
پورباشاڈ	पोर्बाषाद
پربند	प्रबंध
پنچارن	पंचाणी
پلند	पुलिंद

چکربرتی	चक्रबर्ती	منتر	मंत्र
راجسوی جگ	राजसुयजुग	منیشر	मुनेसर
سویمبر	सोयम्बर	مگھا	मघा
سپت رشی	सपतरशी	مرا	मरा
سمبت	सम्बत	میگھاکش	घाकष
سندھ	सिंध	منڈل	मडल
شیو	शेव	نیرت	रत
کمار کا کشیتر	कुमारकाशातीर	نچھتر	निछत्तर
کلجگ	कलजुग		

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب نایاب موسوم بہ تاریخ تزک ہند
مؤلفہ و مترجمہ منشی دیبی پرشاد صاحب خلف منشی تہن لال
صاحب متخلص بہ بہجت ساکن قدیم بھوپال حال مقیم اجمیر
حسب فرمایش مصنف ممدوح مطبع خیر خواہ عالم
دہلی میں چھپکر شائع ہوئی
تمام شد

سنہ ١٢٩٠ — ١٨٧٣ع